

اہلبیت رسول کی کیوں تقلید کی جائے؟

<?xml encoding="UTF-8">

خداوند عالم قرآن مجید کے ۳۳ویں سورہ احزاب کی ۳۳ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے۔
”اے اہل بیت رسول اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو (تمام) برائیوں اور آلودگیوں سے دور رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔“
پیغمبر خدا حضرت محمد سے آپ (ص) کے صحابیوں نے دریافت کیا کہ آپ پر صلوٰۃ کس طرح بھیجی جائے؟ آپ نے فرمایا:

‘اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ۔‘

(صحیح البخاری، جلد ۴، کتاب ۵۵، نمبر ۹۸۵)

اہلبیت رسول کی کیوں تقلید کی جائے؟

شیعہ رسول خدا کی حدیث پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ آپ نے امت کے لئے دو گراں قدر چیزیں چھوڑیں ہیں۔ ایک قرآن حکیم اور دوسری اپنی اہل بیت (علیہم السلام) (آپ کے اپنے خاص اہل خاندان) یعنی اہل بیت رسول اللہ کی صحیح سنت کے نبع ہیں۔ صرف ان دونوں ذرائع سے منسلک رکھ کر ان ہی سے ہدایت حاصل کر کے ایک مسلمان صحیح ہدایت پاسکتا ہے۔

رسول خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی وصیت

”میں عنقریب موت کے بلاوے کو لَبَّیک کہنے والا ہوں۔ میں اپنے پیچھے دو بے بہا چیزیں تم لوگوں کے درمیان چھوڑے جا رہا ہوں کتاب اللہ اور میری اہل بیت (علیہم السلام)۔ بے شک یہ دونوں چیزیں کبھی علیحدہ نہیں ہوں گی۔ حَتّٰی کے یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔“
یہ مستند حدیث رسول خدا حضرت محمد کے تیس اصحاب سے زیادہ نے بیان کیا ہے۔ اور سنی علماء کی بڑی تعداد نے اس کو لکھا ہے۔
کچھ مشہور ذرائع اس حدیث کے پہونچانے کے یہ ہیں۔

مسلم:

الصحيح (انگریزی ترجمہ) کتاب ۱۳ نمبر ۳-۲۹۵۰

الحکیم نیشا پوری:

المُسَدَّک۔ الصحيحین (بیروت)، جلد ۳، صفحہ ۹۰۱-۹۰۱، ۸۲۱ اور ۳۳۵ وہ خاص طور پر یہ بیان کرتے ہیں کہ حدیث

الخباری اور مسلم الضحابی کے مطابق بالکل صحیح ہے۔

الترمذی:

الصحیح، جلد ۵ صفحہ ۲-۳۶ نمبر ۶۸۷۳ اور ۸۸۷۳، جلد ۲ صفحہ ۹۱۲

احمد بن حنبل:

المسند جلد ۳، صفحہ ۴۱-۴۲، جلد ۳، صفحہ ۶۲، ۹۵

جلد ۴ صفحہ ۱۷۳ جلد ۵ صفحہ ۲، ۱۸۱، ۹۸۱-۹۰۹

ابن اثیر:

جامع الاصول جلد ۱ صفحہ ۷۷۲

ابن کثیر:

الابی وایہ انسایہ جلد ۵، صفحہ ۹۰۲، انہوں نے الضحابی کا حوالہ دیا ہے اور اس کا اعلان کیا ہے کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

ابن کثیر:

تفسیر القرآن العظیم۔ جلد ۶، صفحہ ۹۹۱

نصیر الدین الالبافی:

سلسلة الاحادیث الضحیہ، (کویت : الدار السلاخیہ) جلد ۴، صفحہ ۵۵۳۰۸

انہوں نے ایک لمبی فہرست کا سلسلہ بیان کیا جو کہ وہ قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔

اس حدیث کے ذرائع کی فہرست بہت لمبی ہے۔ جو کہ اس مختصر رسالے میں نہیں سما سکتی ہے۔

کیا رسول اکرم نے یہ فرمایا : کہ 'میں اللہ کی کتاب اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں؟'

یہ ایک معروف غلط فہمی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسی کوئی حدیث سے نہ ہی ایسی کوئی روایت ہے۔ جس کا

رسول خدا ۶ سے تعلق ہو۔ یہ صحائف ستّہ (چھ معتبر حدیث کی کتابوں میں) قطعاً موجود نہیں ہے۔ یہ بیان

ملک کے توتہ، ابن حیشم کی سیرت رسول اللہ اور ان سے الطبری کی تاریخ، ان سب میں بیچ بیچ سے درمیانی

کڑیاں غائب ہیں اور ایک غیر سلسلہ کے بیان سے بھرا ہے۔ اور دوسری طرف ایک سلسلہ ہے جو مسلسل اسناد

کے ساتھ ہے۔ جس میں تھوڑے لوگ ہیں۔ اور ان میں بھی ایسے لوگ ہیں جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ

وہ سب غیر معتبر مانے جاتے ہیں۔ سنّی علماء علم الرجال کی نظر میں۔

اس حقیقت کو وہ حضرات بآسانی کتابوں میں پاسکتے ہیں جنہیں ریسرچ اور گہرے مطالعے کا شوق ہے۔

بیشک یہ کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ کی حدیثوں پر عمل نہ کیا جائے۔ جیسے کہ اوپر بیان کیا گیا ہے

کہ رسول خدا کی خواہش تھی کہ امت مُسلّمہ آپ ۶ کی صحیح، معتبر قابل اعتبار اور مصدّقہ ذرائع ہی سے

حاصل کردہ حدیثوں پر ہی عمل کرے۔

آخر رسول خدا کے اہل بیت میں ایسی کون سی خاص بات ہے؟

اللہ متعال کاف فرمان سورئہ شوریٰ نمبر ۲۴ کی آیت نمبر ۳۲ کی صورت میں جب نازل آیا ہے۔
”اے رسول تم کہہ دو میں اس (تبلیغ رسالت) کا صلہ سوائے اپنے اہلبیت (قربت داروں) کی محبت کے اور کچھ نہیں مانگتا۔“

آپ کے کون سے اہل خاندان کی محبت ہم پر فرض کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا:
”علی فاطمہ (علیہا السلام) اور ان کے دونوں نورعین علیہم السلام۔“

(الحکیم نیشاپوری، المستدرک الصحيحین، جلد ۲، صفحہ ۴۴۴)، (القسطلانی، ارشاد الساری صحیح البخاری، جلد ۷، صفحہ ۱۳۳)

(السیوطی، الدر المثور، جلد ۶، صفحہ ۷-۸)، (الالوسی البغدادی، روح المعانی، جلد ۵۲، صفحہ ۲-۱۳)

معتبر قابل اعتماد اور تقویٰ سے بھر پور حیثیت کی پختگی کو قرآن مجید مزید تقویت اور مستند کردیتا ہے۔ ان کے اور عیسائیوں کے ساتھ مباہلے میں۔ جب کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ سورہ آل عمران کی ۱۶ ویں آیت کہ
”جب تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا۔ اس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے۔ تو کہو کہ اچھا (میدان میں) آؤ۔ ہم اپنے بیٹوں کو تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو۔“

حضرت رسول خدا نے علی، فاطمہ، حسن (علیہ السلام) اور حسین (علیہ السلام) کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہلبیت (علیہم السلام) ہیں۔ (اہلی)

(مسلم الصحيح (انگریزی ترجمہ) کتاب ۱۳، نمبر ۵۱۹۵)، (الحکیم النیشاپوری، المستدرک علیا الصحيحین، جلد ۳، صفحہ ۵۱)، وہ کہتے ہیں کہ یہ البخاری اور مسلم کے معیار کے مطابق بالکل صحیح ہے۔ (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، شرح صحیح البخاری، جلد ۷ صفحہ ۶۰)، (الترمذی، الصحيح، کتاب المناقب، جلد ۵، صفحہ ۶۹۵) احمد بن حنبل، مسند، جلد ۱، صفحہ ۵۸۱ (السیوطی، تاریخ خلفاء و راشیدن، (لندن ۵۹۹۱، صفحہ ۶۷۱)

کیا یہ اہل بیت کا احترام کرنے کے لئے کافی نہیں ہے؟

کیا صرف قرآن مجید کا احترام ظاہر کرنا کافی ہے؟ بے شک مسلمانوں کے پاس اور کوئی راستہ نہیں سوائے اس کے کہ وہ خدا کی ہدایت کا ذریعہ مان کر اپنی تمام معاملات میں اس کی تقلید کریں۔ اللہ کے رسول نے اپنی وراثت کے طور پر دو گراں قدر چیزیں اپنی امتِ مسلمہ کے لئے چھوڑیں۔ اور اس کا وعدہ کیا اور یقین دلایا کہ یہ صبحِ قیامت تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی۔ (قرآن مجید اور اہل بیت رسول (ص) قرآن مجید اور اہل بیت کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا یہ پیغام دینا چاہا تھا۔

”سنو! میرے اہل بیت (علیہم السلام) مثل کشتی نوح ہیں۔ جو ان سے منسلک ہوا۔ نجات پایا اور جو ان سے الگ ہوا تباہ و برباد اور گمراہ ہوا۔“ (حدیث رسول مقبول)

(الحکیم النیشاپوری، المستدرک علی الصحيحین، جلد ۳، صفحہ ۱۵۱ اور جلد ۲، صفحہ ۳۴۳۔ ان کا کہنا ہے کہ

یہ صحیح ہے مسلم کے معیار کے مطابق)، (السیوطی، الدر الثور، جلد ۱، صفحہ ۲۷-۱۷)، (ابن حجر المکی، السوائق المحرقہ، صفحہ ۴۱۰)

اہل بیت میں کون کون لوگ شامل ہیں؟

اوپر یہ صاف کردیا گیا ہے کہ اہل بیت رسول اکرم میں اہل بیت، عترت اور آل میں آپ کی صاحب زادی حضرت فاطمۃ الزہرہ (علیہا السلام)، ان کے شوہر نامدار حضرت امام علی اور ان دونوں کے صاحب زادگان الحسن اور حسین (ص) شامل ہیں۔

یہ اہلبیت رسول کے پانچ افراد مع حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم خاندان کے سردار اسی وقت زندہ و سلامت تھے جب قرآن حکیم نے ان پانچوں کی تطہیر کی گواہی دی آیتہ تطہیر کے ذریعے ۔

اس کے علاوہ نو اورائے امام حسین کی نسل سے بھی ان اہلبیت پاک میں شامل ہیں۔ آخری امام اور اس سلسلے کی آخری کڑی امام مہدی 7 ہیں۔

رسول مقبول نے فرمایا تھا۔

”میں اور علی اور حسن اور حسین اور حسین کی نسل سے نو افراد پاک و پاکیزہ اور طاہرین میں سے ہیں۔“
(الجوینی، افراد المسمطین (بیروت ۸۷۹۱) صفحہ ۶۱۰)

(یہ نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ الجوینی کی عظمت اور قابلیت ایک عالم حدیث کی حیثیت مانی ہوئی ہے اور الضحابی نے التذکرۃ الحقاظ، جلد ۲، صفحہ ۸۹۲ میں سند دی ہے۔ اس کے علاوہ الحجر العسقلانی اپنی کتاب الدوار الکمینہ، جلد ۱، صفحہ ۷۶ میں سند دی ہے)

• میں سردار انبیاء ہوں اور علی ابن ابی طالب میری نسل کے افراد کے سردار ہوں گے۔ اور میرے بعد میری نسل کے ۲۱/امام ہوں گے ان میں آخری امام مہدی (ص) ہوں گے۔ (الجوینی، فرائد السمطین صفحہ ۶۱۰)
• المہدی، ہمارے اہل بیت سے ایک ہیں۔ اور المہدی ہمارے خاندان اور (حضرت) فاطمہ علیہ السلام کی نسل میں ہوں گے۔ (ابن ماجہ، السنن جلد ۲ صفحہ ۹۱۵، نمبر ۶، ۵۸۰۴)

رسول اکرم کی بیویوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟

آیۃ تطہیر جناب سلمہ، ام المؤمنین 2 کے گھر میں نازل ہوئی تھی۔ رسول اکرم نے حضرت امام حسن، حضرت امام حسین امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام اور جناب فاطمہ کو اپنی کسائے (ردا) یمانی میں آنے کی اجازت دی تھی۔ اور یہ فرمایا تھا۔

”اے اللہ یہی میرے اہلبیت ہیں لہذا تمام بُرائیوں اور آلودگیوں سے ان کو دور رکھتا، ان کو پاکیزہ بنا جیسا کہ پاک و پاکیزہ بنانے کا حق ہے۔“

ام سلمہ نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ کیا میں ان میں سے ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم اپنے مقام پر رہو۔ اگرچہ تم بھی پاکیزہ ہو۔“

(الترمذی، الصحيح، جلد ۵ صفحہ ۱۵۳ اور ۳۶۶) ، (الحکیم النیشاپوری،المستدرک، علی الصحیحین جلد ۲، صفحہ ۶۱۲، انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ البخاری کے اصول کے مطابق) السیوطی - الدر المنثور، دجلد۵، صفحہ ۷۹۱)

سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ ابتدائی حصہ اور اس کے بعد کا ٹکڑا امہات المؤمنین کے بارے میں ہے۔ اس لئے کہ اس میں مؤنث کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ لیکن آیت تطہیر میں مذکر صفہ یا ملاجلا ہے۔ جو کہ ظاہر کرتا ہے یہ ٹکڑا دوسرا ہے اور دوسروں کے بارے میں ہے۔